سرشناسه: شجاعی، محمد، ۱۳۴۳
عنوان قراردادی: عزادار حقیقی، اردو
عنوان و نام پدیدآورنده: حقیقی عزادار/ مصنف محمد شجاعی؛ مترجم سید کمیل اصغر زیدی
مشخصات نشر: قم: محبی، ۱۳۹۲
مشخصات ظاهری: ۲۸ص.
شابک: 978-96A-2720-02-6
قیمت: ۴۰۰۰ ریال معادل ۷۰ روپیه هندی
وضعیت فهرست نویسی : فیپا
یادداشت: کتابنامه به صورت زیر نویس
موضوع: حسین بن علی (ع) ، امام سوم ۴-۶۱ ق. سوگواری‌ها
موضوع: سوگواری‌ها
شناسه افزوده: اصغر زیدی، سید کمیل ، مترجم
رده بندی کنگره: ۶ ۴۰۱ ح ۳ ش/ BP260/3 ۱۳۹۲
رده بندی دیویی: ۲۹۷/۷۴

نام کتاب: حقیقی عزادار
تیراژ: ۱۰۰۰ نسخه
نوبت چاپ: اول
تاریخ انتشار: ۱۳۹۲
ناشر: محبی (قم میدان جانبازان خیابان شهید فاطمی«دورشهر» کوچه ۱۸ فرعی ۱۶ پلاک ۱۹.
تلفن: ۰۲۵۱-۷۸۳۰۳۱۶)
تلفن مرکز پخش: ۵-۰۲۱-۵۵۹۷۲۴۵۰
WWW.MONTAZER.IR

www.ketab.ir

حقیقی عزادار

مصنّف

محمد شجاعی

مترجم

سید کمیل اصغر زیدی

www.ketab.ir

پیش گفتار

ائمہ طاہرینؑ اور اولیائے کرام کی قبور کی زیارت، ان سے توسل اور ان کی ولادت وشہادت کے مواقع پر محافل ومجالس کا اہتمام یا کسی بھی لحاظ سے ایسی شخصیتوں سے متعلق مناسبتوں خاص طور پر امام حسینؑ سے تعلق رکھنے والے دن اسلامی تہذیب وثقافت کے اہم ترین موضوع ہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دوسری قوموں میں بھی اس موضوع کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

آیات وروایات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ خداوند عالم کے نزدیک محمدؐ وآل محمدؑ سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق نہیں ہے وہ سب ایک ہی نور کے اجزاء ہیں اور ان سب کی حقیقت بھی ایک ہے۔

لیکن چونکہ حضرت امام حسینؑ کے زمانہ اور حالات کا تقاضا کچھ اور تھا اور آپؑ کو خدا کی جانب سے ایک خاص ذمہ داری سپرد کی گئی تھی اس لئے آپ کی شخصیت زیادہ نمایاں مرتبہ کی حامل نظر آتی ہے اور اپنے اسی نمایاں مرتبہ کی بنا پر دنیا کے تمام لوگوں اور خاص طور سے مومنین کے دلوں میں آپ کے لئے ایک والہانہ جذبۂ عقیدت پایا جاتا ہے۔

صراط مستقیم کی طرف لوگوں کی ہدایت کے سلسلہ میں امام حسینؑ کے اس اہم مقام ومرتبہ اور

www.ketab.ir

آپؑ کی عزاداری کا اہم کردار ہے اسی وجہ سے خداوند عالم نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آپ کا پاکیزہ نام اور بے مثال اقدام اور قربانی رہتی دنیا تک باقی رہے۔(۱) اور دنیا کے گوشہ گوشہ بالخصوص برصغیر اور ہر قوم وملت میں آپ کی عزاداری برپا ہو۔

ادیان ومذاہب اور رنگ ونسل کے اختلاف کے باوجود دنیا کی مختلف قوموں کے درمیان امام حسینؑ کی شخصیت دنیا کی سب سے محبوب ہستی ہے اس میں کسی قسم کے شک شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ اس کے لئے کوئی دلیل پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہو بلکہ اس کا اندازہ لگانے کے لئے محرم اور صفر کے مہینے میں ہمارے ملک کے اندر اور ملک سے باہر مجالس عزا کے وسیع وعریض سلسلہ کو ہی ملاحظہ کر لینا کافی ہے۔

سرسری جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے تقریباً سبھی ممالک میں مختلف مذاہب کے ماننے والے ذوق وشوق کے ساتھ عزاداری مناتے ہیں۔ مختصر یہ کہ دنیائے بشریت میں امام حسینؑ جیسی کوئی دوسری شخصیت نظر نہیں آتی جس کو بھی مذاہب (مثلاً ہندو، سکھ، عیسائی وغیرہ) کے لوگ اتنی بڑی تعداد میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوں اور ان کا غم مناتے ہوں۔

پروردگار عالم کی جانب سے حدیث قدسی میں اور معصومینؑ نے زبانی اور عملی طریقے سے عزاداری سید الشہداءؑ کی جو تاکید کی ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دین کی تعمیر نو اور اس کی بقا سے آپؑ کے اس اقدام کا کتنا گہرا رابطہ ہے۔

دین اسلام کی حفاظت یا نشر واشاعت اور اسے دشمنوں کے حملوں نیز تحریف وانحراف سے محفوظ رکھنے کے لئے امام حسینؑ کی عزاداری سے زیادہ موثر کوئی چیز نہ کل تھی نہ آج ہے۔ بالفاظ دیگر یہ مجلسیں درحقیقت دین اسلام اور اسلامی سماج کی حفاظت نیز ترویج دین واحکام کا بہترین ''وسیلہ'' ہیں واقعاً امام خمینیؒ نے کس قدر صحیح فرمایا ہے:

(۱) انبیائے کرام کو وحی کے ذریعہ امام حسینؑ کی شہادت کی اطلاع اور آپؑ پر ان کے انداز گریہ کے سلسلہ میں ملاحظہ فرمائیں: الدر المنضود ص ۱۵۱، نفس المہموم ص ۲۰، مجن الابرار ص ۴۹، ووسائل المحبین۔

''امام حسینؑ نے اسلام کو نجات دی ہے، وہ ایک انسان جو دین اسلام کو نجات دے کر چلا گیا اس کے لئے ہمیں ہر روز رونا چاہئے۔ اس مکتب کی حفاظت کے لیئے ہر دن مجلس پڑھنا چاہئے، محرم وصفر نے ہی اسلام کو زندہ رکھا ہے، امام حسینؑ کے ایثار و قربانی کی بدولت ہی ہمارے لئے اسلام باقی رہا ہے۔''(۱)

عراق، ایران، ہندوستان، پاکستان اور دیگر ممالک میں ہر سال کروڑوں مسلمان اور غیر مسلم اپنے اربوں روپئے اور اربوں گھنٹے اسی عزاداری کے لئے صرف کرتے ہیں۔

مگر افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اسلامی تہذیب میں عزاداری کے اتنے اہم مقام و مرتبہ کے باوجود پورے عرصہ میں عزاداری بعض خطرات اور انحراف اور خرابیوں کا شکار رہی ہے جس کی وجہ اس اہم ''وسیلہ'' کا رنگ کچھ پھیکا ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔

ان ہی اسباب وعوامل کی بنا پر عزاداری اور دوسرے یادگاری مواقع کا خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں ہو پا رہا ہے۔ بہ الفاظ دیگر مجالس عزا کے انعقاد کے ذریعہ جو بابرکت اور مقدس آثار سامنے آسکتے تھے وہ دیکھنے میں نہیں آتے یا اس کے ذریعہ خداوند عالم یا ائمہ طاہرینؑ کا جو اہم مقصد تھا اور جس کی ان مقدس ہستیوں نے ہمیشہ تاکید فرمائی ہے وہ پورا ہوتا نظر نہیں آتا ہے۔

حضرت امام حسینؑ کے مقاصد سے ہم آہنگ صحیح عزاداری کی اصلاحی اور تعمیری صلاحیت اتنی زیادہ ہے کہ اگر عزاداران سید الشہداؑ اس طاقتور ''وسیلہ'' سے صحیح انداز سے استفادہ کرتے اور اس میں داخل ہونے والی خرابیوں کو اس میں رخنہ انداز نہ ہونے دیتے تو آج مسلمانوں اور عالم اسلام کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔

اگر مسلمان عاشور کے پیغام پر واقعاً سنجیدگی سے توجہ کرتے اور اسے اچھی طرح اپنے لئے نمونۂ عمل قرار دیتے تو آج وہ مادی اور معنوی اعتبار سے ترقی یافتہ دنیا سے بھی آگے ہوتے اور عالم اسلام کو اتنے مصائب اور مشکلات کا سامنا نہ ہوتا۔

اگر عزاداری میں کربلا کے اسباق پر توجہ کی جاتی تو دنیائے اسلام کا بے تحاشہ سرمایہ مختلف قسم

(۱) صحیفۂ نور، ج ۸/ ۶۹

www.ketab.ir

کے ناگفتہ بہ حالات اور برائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے صرف نہ ہوتا اور دشمنان اسلام کو تہذیبی یلغار میں اتنی آسانی سے قابل توجہ کامیابی حاصل نہ ہو پاتی۔

دنیا کی کسی قوم یا مذہب کے پاس فلاح و سعادت کا اس سے بہتر اور مضبوط کوئی ''وسیلہ'' موجود نہیں ہے مگر افسوس صرف اس بات کا ہے کہ اسلامی معاشرہ اتنے مضبوط اور مستحکم ''وسیلہ'' سے خاطر خواہ استفادہ نہیں کر رہا ہے۔

افسوس کا مقام ہے کہ اتنے عظیم سرمائے سے اسلام اور امام حسینؑ کے اصل مقاصد کو جو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ حد درجہ مختصر ہے۔

دوسرے الفاظ میں یہ سمجھ لیں کہ اہلبیتؑ نے جن اہم اور عالی مقاصد کے لئے اس عزاداری کی بنیاد رکھی تھی اور اس کی مسلسل تاکید فرمائی تھی آج اربوں گھنٹے اور اربوں روپئے خرچ کرنے کے بعد ان اعلیٰ مقاصد کا معمولی حصہ ہی حاصل ہو پاتا ہے۔ دنیا کبھی بھی عزاداری اور مجالس عزا یا معصومینؑ کے ارشادات اور عاشورا کے اس پیغام کی اتنی تشنہ ومحتاج نہیں رہی جتنی آج ہے۔

حقیر نے ۱۳۷۰ شمسی ھجری بمطابق (۱۹۹۰ء) میں عزاداری کا فلسفہ بیان کرنے کے لئے مختلف جلسوں میں تقریریں کی تھیں اور اس مقصد کے لئے زیارت عاشورا کی شرح بھی کی ہے لیکن جب یہ محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان اب تک اس عظیم وسیلہ سے ضروری اور لازمی فائدہ نہیں اٹھا سکے اور اسلام کے مقدس مقاصد کی تکمیل اور دشمنان اسلام کے مقابلہ میں خاطر خواہ کامیابی نہیں پا سکے تو اس سے حقیر کو ہمیشہ صدمۂ دلی پہنچتا ہے۔

اکثر مجھے یہ خیال آتا تھا کہ عزاداری کی اہمیت اس کے، مقام و مرتبہ اور گونا گون آثار کے بارے میں ایک تفصیلی کتاب لکھی جائے جو عزاداری کے سیاسی، سماجی اور خاص طور سے عرفانی و توحیدی آثار کو سمجھنے میں مددگار ہو لیکن مختلف قسم کی مصروفیتیں اس راہ میں رکاوٹ بنتی رہیں اگرچہ حقیر نے زیارت عاشورا کی شرح کے ضمن میں اس موضوع پر قدرے کام کیا ہے۔

مگر مجھے یہ خیال ہوا کہ فی الحال اتنے مفصل کام کے لئے حالات اور وسائل فراہم نہیں ہیں

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ایک مختصر کتاب ترتیب دے کر قارئین کرام خاص طور پر محبان اہلبیتؑ اور امام حسینؑ کے چاہنے والوں کی خدمت میں پیش کردی جائے تاکہ ان نورانی مجالس سے بہتر انداز میں استفادہ کے لئے ادنیٰ ومختصر ہی سہی مگر حق خدمت تو ادا ہو جائے اور مولائے کائناتؑ کے اس نورانی قول پر عمل ہو جائے:

''اذالم یکن ماترید فارد ما یکون''(۱) جو تم چاہتے ہو جب وہ نہ ہو سکے تو جو ہو سکتا ہے اسی کا ارادہ کرلو''۔

بارگاہ خداوندی میں دعا ہے کہ خداوند عالم اس مختصر کتاب کی تکمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔

اس کتاب میں ایک عزادار کے لئے سیر وسلوک کے پانچ مرحلے، ایک ''وسیلہ'' ہونے کے لحاظ سے اور عزاداری نیز عزادار کا رابطہ نیز عزاداری کو درپیش خطرات اور موجودہ زمانے میں اس کے اندر سرایت کر جانے والے انحرافات کی مختصر وضاحت پیش کی گئی ہے اسی طرح حضرت امام حسینؑ کی مجالس عزاء سے بہترین انداز سے استفادہ اور ان مجلسوں کے اہم ترین مقاصد کو بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح ائمہ اہلبیتؑ کے مصائب کی تفسیر اور ان میں سے ہر ایک کے بارے میں ہماری ذمہ داریوں کا بھی تذکرہ ہے۔

خدا کرے کہ بارگاہ احدیت اور درگاہ اہلبیتؑ میں یہ ناچیز سعی قابل قبول ہو۔

آخر میں اپنی اہلیہ عزیزہ جنھوں نے میری دوسری کتابوں کی طرح اس کتاب کی ایڈیٹنگ اور ترتیب میں زحمتیں برداشت کی ہیں نیز برادر عزیز جناب آقای رضا قریبی، خواہران گرامی، محترمہ نجمہ سادات مشہدی، محترمہ زہرا براری، اور محترمہ مریم جوادیان نے اس کتاب کی تیاری میں جو تعاون کیا ہے اس کے لئے ان سب کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں۔

---

(۱) غرر الحکم ج ۳/ ۱۳۵

www.ketab.ir

امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب اردو ترجمے کے بعد دنیا کے تمام مسلمانوں اور محبان اہلبیتؑ بالخصوص برّصغیر سے تعلق رکھنے والے آل رسولؐ کے عقید تمندوں کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ اس سلسلے میں میں جناب کمیل اصغر زیدی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اس کتاب کے اردو ترجمے کا فریضہ انجام دیا، معاً برادر عزیز جناب ڈاکٹر کریم نجفی کلچرل کاؤنسلر ج.ا.ایران (نئی دہلی) کا شکرگزار ہوں جن کی مساعی حمیدہ سے یہ اردو نسخہ شائع ہوسکا۔

الحمد لله رب العالمین ۔

محمد شجاعی

قم، ایران

سنہ ۲۰۱۱ء

www.ketab.ir

فہرست

پیش گفتار ۷

پہلی فصل

عزاداری کیا ہے؟ ۱۵

عزاداری قرآنی دلائل کی روشنی میں ۱۵

۱۔ایام اللہ کی یاد اور اس کے معنی ۱۵

۲۔شعائر الٰہیہ کی تعظیم ۱۸

۳۔مودت اہلبیتؑ واجب ہے ۱۹

الف۔شہادت سے پہلے عزاداری ۲۱

ب۔شہادت کے بعد عزاداری ۲۱

ج۔عزاداری کے لئے سرمایہ کی فراہمی .... [illegible]

عزاداری کا ثواب ۲۲

الف: رونا، رلانا، غم واندوہ ۲۲

ب۔منظوم نذرانۂ عقیدت ۲۴

ج۔نشست رکھنا ۲۵

د۔فضائل زیارت اہلبیتؑ ۲۷

ھ۔زائروں اور شیعوں کے لئے دعائے اہلبیت ۲۹

عزاداری کے بارے میں علامہ طباطبائی کا نظریہ ۳۲

www.ketab.ir

غلط فہمی سے بچیئے ۳۳
الف:۔ آثار گریہ ۳۳
ب:۔ پیروی اور تقویٰ محبت کا لازمہ ۳۴
مصیبت عظیم کے بارے میں امام زمانہؑ کا انداز ۴۲
عزاداری اور عزاداروں کے مراتب ۵۰
(درجہ) پہلا مرتبہ (درجہ) ۵۰
عزاداری کا دوسرا مرتبہ (درجہ) ۵۳
عزاداری کا تیسرا مرتبہ (درجہ) ۵۴
عزاداری اور اس کی مشکلات ۵۵
اسلام کی نظر میں ایک اچھے اور تعمیری کام کے شرائط ۵۶
تمام خرابیوں کی جڑ ۵۷
نا اہلی اور کمزوریاں ۵۸
عبادت یا عادت ۵۹
نقائص کی وجہ سے عمل ترک نہیں کیا جاسکتا ۶۰
عزاداری کے تیسرے مرحلہ کی مشکلات ۶۱
دشمن کا اعتراف ۶۵
امام حسینؑ کی نظر میں نماز کی اہمیت ۷۰
جب مستحب حرام ہوجاتا ہے ۷۱
امام حسینؑ کا پیغام اپنے چاہنے والوں کے نام ۷۳

www.ketab.ir

دوسری فصل

معصومینؑ اور ان کے مصائب کی معرفت ۷۷

تیسرے مرحلے سے بلند مراحل کا راستہ ۷۷

معصومینؑ کی معرفت کے اہم سرچشمے ۷۸

۱۔قرآن کریم ۷۸

۲۔زیارت عاشورہ ۸۰

۳۔زیارت جامعہ ۸۰

۴۔زیارت ناحیہ ۸۱

مصائب کی قسمیں ۸۲

الف: عظیم مصیبت ۸۲

ب۔مصیبت اعظم (سب سے بڑی مصیبت) ۸۲

۱۔انسانی زندگی میں دین کی اہمیت ...... [illegible]

الف: طبیعی زندگی ۸۳

حیات انسانی یا فطری ۸۴

۲۔انسانی زندگی میں معصوم رہنما کا مقام ۸۶

اصول مہارت ۸۷

ماہر و تجربہ کار کون؟ ۸۹

اہل بیتؑ کو پہچاننا کیوں ضروری ہے؟ ۹۲

معصومینؑ راسخون فی العلم ہیں ۹۷

www.ketab.ir

معصومینؑ کا سینہ قرآن کا حقیقی مرکز ۹۸
خدا کی ظاہری اور باطنی نعمت ۹۸
اہلبیتؑ سے ہمارا رابطہ ۱۰۰
دین فطری ہے ۱۰۱
اہل بیتؑ ہمارے حقیقی باپ ہیں ۱۰۳
اہلبیتؑ سے ہمارا رشتہ ۱۰۵
سب سے بڑا ظلم سب سے بڑی خیانت ۱۰۵
دونوں مصیبتوں سے متعلق ہمارا فریضہ ۱۰۸

تیسری فصل

عظیم مصیبت کے سلسلہ میں ہمارا فریضہ ۱۱۱
اپنے والدین کے سلسلہ میں ہمارا فریضہ ۱۱۱
مصیبت عظیم و اعظم کے درمیان رابطہ ۱۱۳
مصیبت عظیم کا تلخ پہلو ۱۱۴
الف: مصیبت عظیم کا انفرادی اثر ۱۱۵
ب: مصیبت عظیم کے سماجی اثرات ۱۱۵
ظالموں سے مقابلہ کے لئے بیداری ۱۱۵
مصیبت اعظم کا تلخ پہلو ۱۱۷

www.ketab.ir

چوتھی فصل

مصیبت اعظم کے بارے میں ہمارا فریضہ ۱۲۱

''ثاراللہ'' کے معنی: ۱۲۱

وتر وموتور کے معنی ۱۲۴

روح انتقام کی بیداری ۱۲۶

مجالس عزا چوتھے مرحلہ میں ۱۳۱

مجالس عزا، امام حسینؑ کی نظر میں ۱۳۶

دین وآخرت کے لئے جہالت کا خطرہ ۱۳۷

اہلبیتؑ کے نادان دوستوں اور شیعوں کا خطرہ ۱۴۰

زبان امیرالمومنینؑ پر جاہل اور کمزور عقیدہ شیعوں کی شکایت ۱۴۲

انتقام کے تین مرحلے ۱۵۰

۱۔ زبانی طور پر لعنت واظہار بیزاری .... ۱۵[illegible]

۲۔ عملی بیزاری ۱۵۴

۳۔ دشمنوں سے جہاد کب تک؟ ۱۵۷

مرحلۂ انتقام میں جذبۂ رحمت کی کارفرمائی ۱۶۱

فلسفۂ قیام امام حسینؑ ۱۶۴

روح جہاد کے فقدان کے نقصانات ۱۷۱

منتقم خون امام حسینؑ سے عزادار حقیقی عزادار کا رابطہ ۱۷۳

ظہور، اختتام مصیبت اعظم ۱۷۴

www.ketab.ir

مصیبت اعظم پر رضایت ۱۷۵
سچا عزادار اور امام زمانہؑ کے سلسلہ میں فرائض کی ادائیگی ۱۷۷
حقیقی عزادار کی سب سے بڑی خواہش ۱۸۳
دنیا و آخرت میں امام زمانہؑ کا محبوب بننے کا راستہ ۱۸۴
عزاداری اور انتقام میں پائیداری ۱۹۰
عزاداری کا پانچواں مرحلہ ۱۹۱
عزاداری کے ممکنہ نقائص کا مقابلہ ۱۹۶
عزاداری میں اضافہ ۲۰۰
فہرست ۲۰۳

www.ketab.ir